ودیعت "راز"

جنابِ کیف مُرادآبادی

یہ کہہ کر اُنھوں نے مجھے راز سونپا — کسی کو بتایا تو اچھا نہ ہوگا
جو آنکھوں سے ظاہر ہوا تو ہی جانے — جو ہونٹوں تک آیا تو اچھا نہ ہوگا

ہو پُرکیف جلوہ، کہ رنگین منظر — نظر میں سمایا تو اچھا نہ ہوگا
گذر جا ہر اک شے سے دامن بچاکر — کہیں دل لگایا تو اچھا نہ ہوگا

غمِ نیستی ہو کہ نیرنگ ہستی — تخیّل پہ چھایا تو اچھا نہ ہوگا
کوئی نقش بھی عالمِ ماسوا کا — تصور میں آیا تو اچھا نہ ہوگا

ہزاروں مصائب ہیں راہِ طلب میں — اگر ہچکچایا تو اچھا نہ ہوگا
ہو کچھ بھی مگر جو قدم اُٹھ گیا ہے — وہ پیچھے ہٹایا تو اچھا نہ ہوگا

جھکایا ہے جس سر کو در پر ہمارے — کہیں پھر جھکایا تو اچھا نہ ہوگا
کبھی بھول کر غیر کے نقشِ پا کو — جبیں سے لگایا تو اچھا نہ ہوگا

حقیقت کی پنہاں سی بھی اک جھلک کو — فسانہ بنایا تو اچھا نہ ہوگا
ہمیں ہم ہیں باطن میں لیکن بظاہر — یہ پردہ اُٹھایا تو اچھا نہ ہوگا

وہ نغمہ جو پچھلے پہر ہم سُنائیں — کسی کو سُنایا تو اچھا نہ ہوگا
وہ جلوہ جو چھپ کر کبھی ہم دکھائیں — تعیّن میں لایا تو اچھا نہ ہوگا

تجھے کیا ملا، کیوں ملا، کس نے بخشا — کہیں ذکر آیا تو اچھا نہ ہوگا